قادیانی عقائد

مرزا قادیانی آخری نبی ہے

(۱۴) چودھویں خصوصیت یسوع مسیح میں یہ تھی کہ وہ باپ کے نہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے نہ تھا۔ مگر بااینہمہ موسوی سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا۔ جو موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں پیدا ہوا۔ ایسا ہی میں بھی خاندان قریش میں سے نہیں ہوں اور چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں اور سب سے آخر ہوں۔ (۱۵) پندرھویں خصوصیت حضرت مسیح میں یہ تھی کہ اُن کے عہد میں دنیا کی وضع جدید ہوگئی تھی۔ سڑکیں ایجاد ہوگئی تھیں۔ ڈاک کا عمدہ انتظام ہوگیا تھا۔ فوجی انتظام میں بہت صلاحیت پیدا ہوگئی تھی اور مسافروں کے آرام کے لئے بہت کچھ باتیں ایجاد ہوگئی تھیں اور پہلے کی نسبت قانون معدلت نہایت صاف ہوگیا تھا۔ ایسا ہی میرے وقت میں دنیا کے آرام کے اسباب بہت ترقی کر گئے ہیں۔ یہاں تک کہ ریل کی سواری پیدا ہوگئی جس کی خبر قرآن شریف میں پائی جاتی ہے۔ باقی امور کو پڑھنے والا خود سمجھ لے۔ (۱۶) سولھویں خصوصیت حضرت مسیح میں یہ تھی کہ بن باپ ہونے کی وجہ سے حضرت آدم سے وہ مشابہ تھے ایسا ہی مَیں بھی توام پیدا ہونے کی وجہ سے حضرت آدم سے مشابہ ہوں اور اس قول کے مطابق جو حضرت محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ خاتم الخلفاء صینی الاصل ہوگا یعنی مغلوں میں سے اور وہ جوڑہ یعنی توام پیدا ہوگا۔ پہلے لڑکی نکلے گی بعد اس کے وہ پیدا ہوگا۔ ایک ہی وقت میں اسی طرح میری پیدائش ہوئی کہ جمعہ کی صبح کو بطور توام میں پیدا ہوا۔ اوّل لڑکی اور بعدہٗ میں پیدا ہوا۔ نہ معلوم کہ یہ پیشگوئی کہاں سے ابن عربی صاحب نے لی تھی جو پوری ہوگئی۔ ان کی کتابوں میں اب تک یہ پیشگوئی موجود ہے۔ ﴿۳۴﴾

یہ سولہ مشابہتیں ہیں جو مجھ میں اور مسیح میں ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو مجھ میں اور مسیح ابن مریم میں اس قدر مشابہت ہرگز نہ ہوتی۔ یوں تو تکذیب کرنا قدیم سے ان لوگوں کا کام ہے جن کے حصّہ میں سعادت نہیں۔ مگر اس زمانہ کے مولویوں کی تکذیب عجیب ہے۔ میں وہ شخص ہوں جو عین وقت پر ظاہر ہوا۔ جس

vodafone UK 17:52 94%
alislam.org

﴿۶۸﴾ سلسلہ محمدیہ میں ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲) دوسرے وہ نبی اور مامور من اللہ جو سلسلہ کے آخر میں آتے ہیں جیسے کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سلسلہ محمدیہ میں یہ عاجز۔ یہی راز ہے کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف میں **یعصمک اللّٰہ** کی بشارت ہے۔ ایسا ہی اس خدا کی وحی میں میرے لئے **یعصمک اللّٰہ** کی بشارت ہے۔ اور سلسلہ کے اوّل اور آخر کے مرسل کو قتل سے محفوظ رکھنا اس حکمتِ الٰہی کے تقاضا سے ہے کہ اگر اوّل سلسلہ کا مرسل جو صدر سلسلہ ہے شہید کیا جائے تو عوام کو اس مرسل کی نسبت بہت شبہات پیدا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ہنوز وہ اس سلسلہ کی پہلی اینٹ ہوتا ہے۔ پس اگر سلسلہ کی بنیاد پڑتے ہی اس سلسلہ پر یہ پتھر پڑیں کہ جو بانی سلسلہ ہے وہی قتل کیا جائے تو یہ ابتلا عوام کی برداشت سے برتر ہوگا۔ اور ضرور وہ شبہات میں پڑیں گے۔ اور ایسے بانی کو نعوذ باللہ مفتری قرار دیں گے۔ مثلاً اگر حضرت موسیٰ فرعون کے رُو برو جا کر اُسی روز قتل کئے جاتے یا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس روز جس دن قتل کے لئے مکّہ میں آپ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا تھا کافروں کے ہاتھ سے شہید کئے جاتے۔ تو شریعت اور سلسلہ کا وہیں خاتمہ ہو جاتا اور بعد اس کے کوئی نام بھی نہ لیتا۔ پس یہی حکمت تھی کہ باوجود ہزاروں جانی دشمنوں کے نہ حضرت موسیٰ شہید ہو سکے اور نہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو سکے۔ اور اگر آخر سلسلہ کا مُرسل شہید کیا جائے تو عوام کی نظر میں خاتمہ سلسلہ پر ناکامی اور نامرادی کا داغ لگایا جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ خاتمہ سلسلہ کا فتح اور کامیابی کے ساتھ ہو۔ کیونکہ حکم خواتیم پر ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا منشاء ہرگز نہیں ہے کہ خاتمہ سلسلہ پر دشمن ملعون کو کوئی خوشی پہنچے جیسا کہ اس کا منشاء نہیں ہے کہ سلسلہ کی ابتدا میں ہی پہلی اینٹ کے ٹوٹنے سے ہی دشمن لعنتی خوشی سے بغلیں بجاویں۔ پس اس لئے حکمت الٰہیہ نے سلسلہ موسویہ کے آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب کی موت سے بچا لیا۔ اور سلسلہ محمدیہ کے آخر میں بھی اسی غرض سے کوشش کی گئی یعنی خون کا دعویٰ کیا گیا تا محمدی مسیح کو صلیب پر کھینچا جائے۔ مگر خدا کا فضل پہلے مسیح کی نسبت بھی اس مسیح پر زیادہ جلوہ نما ہوا اور سزائے موت سے اور ہر ایک سزا سے محفوظ رکھا۔ غرض چونکہ اوّل اور آخر سلسلہ کے دو دیواریں ہیں۔ اور دو پشتیبان ہیں۔ اس لئے ﴿۶۹﴾ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اول سلسلہ اور آخر سلسلہ کے مُرسل کو قتل سے محفوظ رکھتا

بشر خدا تک پہنچنے میں بھی محتاج ہیں اور آپ کے سوا وہ کسی طرح اللہ تعالےٰ تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ یہ
مرتبہ غیر کی نفی کا مستلزم ہے۔ پس اگر کوئی شخص بھی خاتم الانبیاء ہو۔ تو ضرور ہے کہ اس میں بھی یہ تمام
لوازمات پائے جائیں۔ کیونکہ ختم نبوت انکے بغیر متحقق نہیں ہو سکتی۔ پس اس صورت میں اگر ان دونوں میں سے
ہر ایک کو ایک دوسرے سے مستغنی سمجھیں تو دونوں کی ختم نبوت باطل ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ پہلا
دوسرے سے مستغنی ہے اسلئے دوسرا خاتم نہیں ثابت ہو سکتا۔ اور دوسرا پہلے سے مستغنی ہے اسلئے پہلا خاتم
نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے۔ ختم نبوت نفی غیر کی مستلزم ہے یعنی ختم نبوت کا یہ تقاضا
ہے کہ خاتم النبوۃ شخص سے کوئی انسان مستغنی نہ ہو۔ اور یہاں تو بالمقابل ایک مستغنی شخص موجود ہے اسلئے
دونوں میں سے کوئی خاتم الانبیاء نہیں رہیگا۔ اور اگر ان دونوں کو ایکدوسرے کا محتاج مانا جائے۔ تو اس
صورت میں بھی انکی ختم نبوت باطل ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ ختم نبوت کا تقاضا ہے۔ کہ خاتم النبوۃ کسی
اور انسان کا محتاج۔ استفاضہ و استفادہ نہ ہو۔ حالانکہ یہ دونوں محتاج مانے جا چکے ہیں۔ اگر ان دونوں
سے ایک دوسرے سے مستغنی ہو۔ اور دوسرا پہلے کا محتاج ہو۔ تو پھر ایک ہی خاتم ثابت ہوا۔ بہرحال
یہ امر ایک بالکل بدیہی اور مبین ہے کہ خاتم میں تعدد جائز نہیں۔ پس جسطرح خاتم الانبیاء میں تعدد جائز
نہیں۔ اسی طرح خاتم نبوت ظلیہ میں بھی تعدد کسی طرح جائز نہیں۔ بلکہ ضروری ہے کہ ایک ہی ہو۔ پس
معلوم ہوا کہ (۱) آنحضرت کی امت میں سے جو شخص بھی نبی ہو۔ وہ ضرور ہے کہ خاتم نبوت ظلیہ
ہو (۲) اور خاتم نبوت ظلیہ ضرور ہے کہ صرف ایک ہی ہو۔ (۳) کامل غیر اتم ہم کثرت سے جائز ہوں اور مسیح کے علاوہ نبی ظلیت
بھی ختم ہو چکی کہ امت محمدیہ میں ایک سے زیادہ نبی کسی صورت میں بھی نہیں آسکتے۔ چنانچہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں سے صرف ایک نبی اللہ آنے کی خبر دی ہے۔ جو مسیح موعود ہے
اور اسکے سوا قطعاً کسی کا نام نبی اللہ یا رسول اللہ نہیں رکھا۔ اور نہ کسی اور نبی کے آنے کی آپ نے خبر دی
ہے۔ بلکہ لا نبی بعدی فرما کر اوروں کی نفی کر دی۔ اور کھول کر بیان فرما دیا۔ کہ مسیح موعود کے سوا
میرے بعد قطعاً کوئی نبی یا رسول نہیں آئیگا۔ اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ لا نبی بعدی میں تو
لا نفی جنس کا ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی بھی نہیں۔ پس مسیح موعود کا استثنا کہاں

آفتوں کے دنوں میں میری رُوح اُس کی شفاعت کرے گی۔ سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو اِن صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُس کو چنتا ہے وہ اُس کے پاس آجاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے جو اُس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔

تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا

ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں۔ اور یہ بروز خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہد تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ اور انبیاء کو اپنے بروز پر غیرت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ انہی کی صورت اور انہی کا نقش ہے لیکن دوسرے پر ضرور غیرت ہوتی ہے دیکھو حضرت موسیٰ نے معراج کی رات جب دیکھا کہ آنحضرت ﷺ ان کے مقام سے آگے نکل گئے تو کیونکر رو رو کر اپنی غیرت ظاہر کی۔ تو پھر جس حالت میں خدا تو فرمائے کہ تیرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ اور پھر اپنے فرمودہ کے برخلاف عیسیٰ کو بھیج دے تو پھر کس قدر یہ فعل آنحضرت ﷺ کی دل آزاری کا موجب ہوگا۔ غرض بروزی رنگ کی نبوت سے ختم نبوت میں فرق نہیں آتا۔ اور نہ مہر ٹوٹتی ہے لیکن کسی دوسرے نبی کے آنے سے اسلام کی بیخ کنی ہو جاتی ہے اور آنحضرت ﷺ کی اس میں سخت اہانت ہے کہ عظیم الشان کام دجال کشی کا عیسیٰ سے ہوا۔ نہ آنحضرت ﷺ سے اور آیت کریمہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ نعوذ باللہ اس سے جھوٹی ٹھہرتی ہے اور اس آیت میں ایک پیشگوئی مخفی ہے اور وہ یہ کہ اب نبوت پر قیامت تک مہر لگ گئی ہے اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت ﷺ کا وجود ہے کسی میں یہ طاقت نہیں جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں۔ اس لئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی۔ اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ بروزی طور کی نبوت اور رسالت سے ختمیت کی مہر نہیں ٹوٹتی اور حضرت عیسیٰ کے نزول کا خیال جو مستلزم تکذیب آیت وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ہے وہ ختمیت کی مہر کو توڑتا ہے اور اس فضول اور خلاف عقیدہ کا تو قرآن شریف میں نشان نہیں اور کیونکر ہو سکتا کہ وہ آیت ممدوحہ بالا کے صریح برخلاف ہے لیکن ایک بروزی نبی اور رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہو رہا ہے جیسا کہ آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے ظاہر ہے اس آیت میں ایک لطافت بیان یہ ہے کہ اس گروہ کا ذکر تو اس میں کیا گیا جو صحابہ میں سے ٹھہرائے گئے لیکن اس جگہ اس مورد بروز کا بتصریح ذکر نہیں کیا یعنی مسیح موعود کا جس کے ذریعہ سے وہ لوگ صحابہ ٹھہرے اور صحابہ کی طرح زیر تربیت آنحضرت ﷺ سمجھے گئے اس ترک ذکر سے یہ اشارہ مطلوب ہے کہ مورد بروز حکم نفی وجود کا

مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی (حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۶-۴۰۷)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس امت میں اپنے سے پہلے کسی اور شخص کے نبی ہونے سے قطعی انکار کیا ہے۔ پس جب مسیح موعود کہتا ہے۔ کہ امت محمدیہ میں اس وقت تک صرف میں ہی ایک شخص ہوں جو نبی کہلانے کا مستحق ہوں تو اب بتاؤ کہ جو لوگ ہر بزرگ اور ولی کو نبی بنا رہے ہیں اور اس طرح مسیح موعود کی نبوت کو باطل کرنا چاہتے ہیں ان کا کیا حال ہو گا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے حضرت مسیح موعود ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۸ حاشیہ پر فرماتے ہیں کہ:۔

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حَکَم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔" (روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۶۴)

اور پھر کتاب نزول المسیح میں فرماتے ہیں:۔

"اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا۔ اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۴ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۳)

پس ہر ایک مؤمن پر فرض ہے کہ مسیح موعود کی تحریروں کی قدر کرے۔ اور ان کو اپنے خیالات کے مطابق بنانے کی بجائے اپنے خیالات ان کے مطابق بنائے۔ اور مسیح موعودؑ کے فیصلہ کو رد نہ کرے اور نہ اس کے الفاظ کو الٹ پھیر کر اپنے مطلب سے پھیرے کہ یہ ایک خطرناک گناہ ہے۔

وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے **سنّت** ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کر کے دکھلائیں مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر لیکن سنّت نے سب کچھ کھول دیا ہے یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنّت اور حدیث ایک چیز ہے کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑھ سَو برس کے بعد جمع کی گئی مگر سنّت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنّت کا ہے خدا اور رسول کی ذمہ داری کا فرض صرف دو امر تھے اور وہ یہ کہ خدا نے قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دی یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کی کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلا دیں اور اپنی سنّت یعنی عملی کارروائی سے معضلات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا☆ کیا جب تک حدیثیں جمع نہ ہوئی تھیں لوگ نماز نہ پڑھتے تھے یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے یا حج نہ کرتے تھے یا حلال وحرام سے واقف نہ تھے۔ ہاں تیسرا ذریعہ **ہدایت کا حدیث** ہے کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنّت کی خادم ہے جن لوگوں کو ادب قرآن

☆ اہل حدیث فعل رسول اور قول رسول دونوں کا نام حدیث ہی رکھتے ہیں ہمیں ان کی اصطلاح سے کچھ غرض نہیں دراصل سنّت الگ ہے جس کی اشاعت کا اہتمام خود آنحضرت نے بذات خود فرمایا اور حدیث الگ ہے جو بعد میں جمع ہوئی۔ منہ

مقرر تھا۔ کیونکہ مسیح موعود خاتم الخلفاء ہے اور آخر کو اوّل سے مناسبت چاہئے۔ اور چونکہ حضرت آدم بھی چھٹے دن کے آخر میں پیدا کئے گئے ہیں اس لئے بلحاظ مناسبت ضروری تھا کہ آخری خلیفہ جو آخری آدم ہے وہ بھی چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہو۔ وجہ یہ کہ خدا کے سات دنوں میں سے ہر ایک دن ہزار برس کے برابر ہے جیسا کہ خود وہ فرماتا ہے۔ اِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ [1] اور احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا ☆۔ اسی لئے تمام اہل کشف مسیح موعود کا زمانہ قرار دینے میں چھٹے ہزار برس سے باہر نہیں گئے اور زیادہ سے زیادہ اُس کے ظہور کا وقت چودھویں صدی ہجری لکھا ہے ۞۔ اور اہل اسلام کے اہل کشف نے مسیح موعود کو جو آخری خلیفہ اور خاتم الخلفاء ہے صرف اس بات میں ہی آدم سے مشابہ قرار نہیں دیا کہ آدم چھٹے دن کے آخر میں پیدا ہوا اور مسیح موعود چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہوگا بلکہ اس بات میں بھی مشابہ قرار دیا ہے کہ آدم کی طرح وہ بھی جمعہ کے دن پیدا ہوگا اور اسکی پیدائش بھی توام کے طور پر ہوگی یعنی جیسا کہ آدم توام کے طور پر پیدا ہوا تھا پہلے آدم اور بعد میں حوّا۔ ایسا ہی مسیح موعود بھی توام کے طور پر پیدا ہوگا۔ سو الحمدللّٰہ والمنۃ کہ متصوفین کی اس پیشگوئی کا میں مصداق ہوں میں بھی جمعہ کے روز بوقت صبح توام پیدا ہوا تھا صرف یہ فرق ہوا کہ پہلے لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا۔ وہ چند روز کے بعد جنت میں چلی گئی اور بعد اس کے میں پیدا ہوا۔ اور اس پیشگوئی کو شیخ محی الدین ابن عربی نے بھی اپنی کتاب فصوص میں لکھا ہے اور لکھا ہے کہ وہ صینی الاصل ہوگا ۞۔ بہر حال

☆ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر فرمایا ہے کہ سورۃ والعصر کے حروف حساب جمل کے رو سے ابتدائے آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک جس قدر برس گزرے ہیں ان کی تعداد ظاہر کرتے ہیں۔ سورۃ ممدوحہ کی رو سے جب اس زمانہ تک حساب لگایا جائے تو معلوم ہوگا کہ اب ساتواں ہزار لگ گیا ہے اور اسی حساب کے رو سے میری پیدائش چھٹے ہزار میں ہوئی ہے کیونکہ میری عمر اس وقت قریباً ۶۸ سال کی ہے۔ منہ

۞ دیکھو حجج الکرامہ تالیف نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپال۔ منہ

۞ اس سے مطلب یہ ہے کہ اس کے خاندان میں تُرک کا خون ملا ہوا ہوگا ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیشگوئی کا مصداق ہے کیونکہ اگرچہ سچ وہی ہے کہ جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے مگر یہ تو یقینی اور مشہود و محسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ صینی الاصل ہیں یعنی چین کی رہنے والی۔ منہ

[1] الحج: ۴۸

معترض کا یہ خیال ہے کہ کلمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اس غرض سے رکھا گیا ہے کہ وہ آخری نبی ہیں تبھی تو یہ اعتراض کرتا ہے کہ اگر محمدؐ رسول اللہ کے بعد کوئی اور نبی ہے، تو اس کا کلمہ بناؤ۔ نادان اتنا نہیں سوچتا کہ محمدؐ رسول اللہ کا نام کلمہ میں تو اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سرتاج اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود اندر آجاتے ہیں ہر ایک کا علیحدہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے ہاں حضرت مسیح موعودؑ کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعودؑ کی بعثت سے پہلے تو محمدؐ رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد محمدؐ رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی لہٰذا مسیح موعودؑ کے آنے سے نعوذ باللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے۔ غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لیئے یہی کلمہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعودؑ کی آمد نے محمدؐ رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے اور بس۔ علاوہ اسکے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریمؐ کا اسم مبارک اس لیئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعودؑ نبی کریمؐ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی وبین المصطفٰے فما عرفنی وما رٰی اور یہ اس لیئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے پس مسیح موعودؑ خود محمدؐ رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمدؐ رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ فتدبروا

چھٹا اعتراض یہ ہے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ کے لفظ رسل کے مفہوم میں صرف وہی رسول شامل ہیں جو محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذر چکے ہیں اور اس کا ثبوت یہ دیا جاتا ہے کہ سورۃ بقرہ کے پہلے رکوع میں متقی کی شان میں

گئے چکے ہیں اور اس کا ثبوت یہ دیا جاتا ہے کہ سورۃ بقرہ کے پہلے رکوع میں مثلی کی شان میں

قرآن کریم اُٹھا جاوے تا قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ پورا ہو اور یہ نبی کوئی اور نہیں ہے بلکہ خود محمد
رسول اللہ صلعم ہے جو بروزی رنگ پر دنیا میں آیا کیونکہ غیر کے آنے سے مُہرِ نبوت ٹوٹتی ہے۔
دوسرے یہ کہ چونکہ خاتم النبیین کی بعثت سے پہلے نبوت مستقلہ کا دروازہ کھلا تھا اس لئے
موسیٰ کی اُمت میں بہت نبی آئے کیونکہ ان کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ جب تک وہ نبوت کے
تمام کمالات کو حاصل نہ کرلیں انکو نبوت نہ ملے بلکہ ہر ایک زمانہ کی ضروریات کے مطابق نبیوں میں
کمالات رکھے جاتے تھے لیکن خاتم النبیین کی بعثت سے نبوت مستقلہ کا دروازہ ہمیشہ کیلئے
بند ہوگیا اور ظلی نبوت کا دروازہ کھولا گیا جسکے یہ معنی ہیں کہ آپکے بعد نبوت صرف اسی کو مل سکتی ہے
جو آپکی اتباع میں اسقدر آگے نکل گیا ہو کہ اسکا اپنا وجود درمیان میں نہ رہے کیونکہ ظل کا
یہ تقاضا ہے کہ اپنے اصل کی کامل تصویر ہو اب اگر آپکے بعد بھی بہت سے نبی آجاتے
تو پھر آپ کی شان لوگوں کی نظروں سے گر جاتی کیونکہ آپکے بعد بہت سے نبیوں کے ہونے
کے یہ معنی ہیں کہ نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلعم کا درجہ اتنا معمولی ہے کہ بہت سے لوگ محمد
رسول اللہ بن سکتے ہیں کیونکہ جو کوئی بھی ظلی نبی ہوگا وہ بوجہ نبی کریم صلعم کے تمام کمالات
حاصل کر لینے کے محمد رسولؐ ہی کہلائے گا۔ پس اس لیئے اُمتِ محمدیہ میں صرف ایک
شخص نے نبوت کا درجہ پایا اور باقیوں کو یہ رتبہ نصیب نہیں ہُوا کیونکہ ہر ایک کا کام نہیں کہ
اتنی ترقی کر سکے۔ بیشک اس اُمت میں بہت سارے ایسے لوگ پیدا ہوئے جو علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل کے حکم کے ماتحت انبیائے بنی اسرائیل کے ہم پلہ تھے لیکن ان
میں سوائے مسیح موعودؑ کے کسی نے بھی نبی کریمؐ کی اتباع کا اتنا نمونہ نہیں دکھایا کہ نبی کریمؐ
کا کامل ظل کہلا سکے اس لیئے نبی کہلانے کے لیئے صرف مسیح موعودؑ مخصوص کیا گیا۔ ہاں اگر
نبوت مستقلہ کا دروازہ اس اُمت میں کھلا ہوتا تو یقیناً اس اُمت کے نبیوں کی تعداد
انبیائے بنی اسرائیل سے بہت بڑھ جاتی پس بے شک نبیوں کی تعداد کے لحاظ سے
موسوی سلسلہ محمدی سلسلہ پر ایک گونہ فوقیت رکھتا ہے مگر یہ فوقیت اسی قسم کی ہے جیسی
بنی اسحاق کو بنی اسماعیل پر حاصل ہے۔
بلا ریب اسرائیلی عورتوں نے کئی ایسے بیٹے جنے جو نبی کہلائے مگر خدا کی قسم آمنہ کے بطن سے

مَیں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اِس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرتِ وحی اور کثرت امورِ غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط اُن میں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ اور امورِ غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو☆ اِس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔ اور یاد رہے کہ ہم نے محض نمونے کے طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر دراصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہے جن کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا اور خدا کا کلام اِس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس۲۰ جزو سے کم نہیں ہوگا اب ہم اسی قدر پر کتاب کو ختم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے چاہتے ہیں کہ اپنی طرف سے اس میں برکت ڈالے اور لاکھوں دلوں کو اس کے ذریعہ سے ہماری طرف کھینچے۔ آمین۔ واخر دعوانا ان الحمدللّٰہ ربّ العالمین۔

تمّت

☆ خدا کے کلام میں یہ امر قرار یافتہ تھا کہ دوسرا حصہ اس اُمّت کا وہ ہوگا جو مسیح موعود کی جماعت ہوگی۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو دوسروں سے علیحدہ کر کے بیان کیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ[1] یعنی اُمّت محمدیہ میں سے ایک اور فرقہ بھی ہے جو بعد میں آخری زمانہ میں آنیوالے ہیں اور حدیث صحیح میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی کی پُشت پر مارا اور فرمایا لو کان الایمان معلقًا بالثریا لناله رجلٌ من فارس اور یہ میری نسبت پیشگوئی تھی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے وہی حدیث بطور وحی میرے پر نازل کی اور وحی کی رو سے مجھ سے پہلے اس کا کوئی مصداق معیّن نہ تھا اور خدا کی وحی نے مجھے معیّن کر دیا۔ فالحمدللّٰہ۔ منه

[1] الجمعة:۴

آجاتے ہیں کسی مسلمان کا کام نہیں بلکہ ان لوگوں کا کام ہے جو درحقیقت اسلام کے دشمن ہیں۔
اور پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہ اُن کا سراسر افترا ہے بلکہ جس نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کے رو سے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے میں اُمتی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ ومخاطبہ پاتا ہوں بات یہ ہے کہ جیسا کہ مجدّد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس اُمت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔ اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا یعنی اس کثرت سے مکالمہ ومخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہوں گے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ[1] یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اُس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ[۱۳۰۰] سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔

غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس اُمت میں سے مَیں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے

[1] الجن: ۲۷، ۲۸

لحاظ سے ایک ہیں آگے نبیوں کے درجوں میں فرق ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے۔ نبوت کے لحاظ سے جیسے حضرت یحیٰ نبی ہیں ویسے ہی ہمارے آنحضرت ﷺ نبی ہیں۔ لیکن درجہ اور کمالات کے لحاظ سے آنحضرت ﷺ کا مقابلہ حضرت یحیٰ ہرگز نہیں کر سکتے۔ اسی طرح نبوت کے لحاظ سے حضرت مسیح ناصری اور حضرت مسیح موعودؑ دونوں نبی ہیں۔ فیضان پانے کے لحاظ سے حضرت مسیح ناصری نے براہ راست فیضان پایا ہے۔ اور حضرت مسیح محمدیؑ نے محمد ﷺ کی اتباع سے سب کچھ حاصل کیا ہے۔ پھر درجہ کے لحاظ سے اور قرب الٰہی کے لحاظ سے حضرت مسیح محمدیؑ کا حضرت مسیح ناصری بالکل مقابلہ نہیں کر سکتے۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمدؑ ہے

غرض نبیوں میں جو فرق ہے وہ ہمارے نزدیک نبوت سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ بعض خصوصیات کی وجہ سے ہے۔

اس کے مخالف بعض لوگ ان تین شرائط کے پائے جانے کا نام نبوت نہیں رکھتے اور ان کے علاوہ اور شرائط مقرر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی کے لئے یا تو شریعت جدیدہ لانا ضروری ہے یا بلاواسطہ نبوت پانا۔ اور اگر ان دونوں شرائط کے علاوہ کوئی اور شرط بھی لگاتے ہوں تو اس کا مجھے علم نہیں۔ اور چونکہ یہ شرائط حضرت مسیح موعود میں نہیں پائی جاتیں۔ اس لئے ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود نبی نہیں۔ بلکہ صرف محدث ہیں۔ اور ہم بھی کہتے ہیں کہ اگر نبوت کی تعریف یہی ہے تو بے شک حضرت مسیح موعود نبی نہ تھے۔ اور جن کے نزدیک یہ تعریف درست ہے۔ اگر وہ مسیح موعود کو نبی کہیں۔ تو یہ ایک خطرناک گناہ ہے کیونکہ شریعت جدیدہ کا آنا قرآن کریم کے بعد ممتنع ہے اور بلاواسطہ نبوت کا دروازہ آنحضرت ﷺ کے بعد مسدود ہے۔ پس جن لوگوں کے نزدیک تعریف نبوت یہ ہے نہ وہ جو ہم بیان کرتے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود کو دیگر محدثین میں شامل کرتے ہیں۔ گو کسی قدر بڑے درجہ کا محدث کہتے ہیں اور ہم چونکہ اس کے خلاف تعریف کرتے ہیں۔ اور وہ اس امت میں کسی اور انسان پر بجز حضرت مسیح موعود کے صادق نہیں آتی۔ اس لئے ہم اس امت میں صرف ایک ہی نبی کے قائل ہیں آئندہ کا حال پردہ غیب میں ہے۔ اسکی نسبت ہم کچھ کہہ نہیں سکتے آئندہ کے متعلق ہر ایک خبر پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہے اس پر بحث کرنا انبیاء کا کام ہے نہ ہمارا۔ پس ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس وقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی نہیں گذرا۔

دشمنوں کو ہلاک کیا یا اُن کے مقابل پر مجھے ہر ایک قسم کے انعام سے مشرف کیا اور اُن کو ذلّت کی زندگی میں ڈالا یا ذلّت کے ساتھ دنیا سے اٹھالیا۔

اور خدا نے میری تائید میں اِس قسم کے نشان بھی ظاہر کئے کہ میرے وجود سے بھی پہلے بعض صلحاء نے میرا نام لے کر میرے ظہور کی خبر دی تھی اور بعض نے میرے ظہور سے تیس[۳۰] برس پہلے میرا نام لے کر اور میرے گاؤں کا نام لے کر میرے ظہور کی خبر دی۔

اور خدا نے میرے لئے ایک یہ بھی نشان ٹھہرایا کہ پہلے تمام نبیوں نے مسیح موعود کے ظہور کے لئے جس زمانہ کی خبر دی تھی اور جو تاریخی طور پر مسیح موعود کے ظہور کے لئے مدت مقرر کی تھی خدا نے ٹھیک ٹھیک مجھے اُسی زمانہ میں پیدا کیا☆۔

ایسا ہی اسلام کے تمام اولیاء کا اس پر اتفاق تھا کہ اس مسیح موعود کا زمانہ چودھویں[۱۴] صدی سے تجاوز نہیں کرے گا۔ اور حدیث الآیَاتُ بَعدَ المئتین بھی اس پر دلالت کرتی تھی سو خدا نے چودھویں[۱۴] صدی کے سر پر مجھے مامور اور مخاطب فرمایا۔

خدا نے قرآن شریف میں ایک جگہ یہ بھی فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں مذاہب کے جنگ ہوں گے اور دریا کی لہروں کی طرح ایک مذہب دوسرے مذہب پر گرے گا تا اُس کو نابود

☆ حاشیہ۔ بعض ناواقف یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مسیح موعود کا قرآن شریف میں کہاں ذکر ہے؟ اس کا یہ جواب [illegible] میں مسیح موعود کے کئی نام ہیں منجملہ اُن کے ایک نام اس کا خاتم الخلفاء ہے یعنی ایس[illegible] آنے والا ہے سو اس نام کے ساتھ قرآن شریف میں مسیح موعود کے بارہ میں پیشگوئی موجود ہے چنانچہ سُورۃ نور میں خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ مسلمانوں میں سے آخری دنوں تک اُن کے دین کی تقویت کے لئے خلیفے پیدا کرتا رہے گا اور اُن کے ذریعہ سے خوف کے بعد امن کی صورت پیدا کردے گا۔ آخری دنوں تک خلیفوں کا پیدا ہونا اس قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بموجب نص صریح قرآن شریف کے اسلام کا دورِ دُنیا کے آخری دنوں تک ہے پس ماننا پڑا کہ اسلام میں بھی ایک خاتم الخلفاء ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے سلسلہ میں حضرت عیسیٰ خاتم الخلفاء تھے۔ اور یہ عجیب راز ہے کہ جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ حضرت موسیٰؑ سے بموجب قول یہود کے چودھویں[۱۴] صدی میں پیدا ہوئے اسی طرح اسلام کا خاتم الخلفاء اسی مدت کے بعد مبعوث ہوا۔ منه

جبکہ حضرت مسیح موعود اس بات کا اعلان کر چکے ہیں کہ مجھے ایک قسم کی نبوت ملی ہے جو میرے سوا اور کسی کو نہیں ملی اور قرآن کریم اور احادیث بھی صرف مسیح موعود کی رسالت پر گواہ ہیں اور تعریفِ نبوت پہلے مجددین پر صادق بھی نہیں آتی اس لئے اب ہم اس حوالہ کے سوائے اس کے اور معنی نہیں کر سکتے کہ آپ ایک نبوت میں تو پہلے مجددین کے ساتھ شامل ہیں جس طرح آنحضرت ﷺ بھی شامل تھے کیونکہ آپ بھی مجدد تھے لیکن ایک نبوت میں ان سے الگ ہیں جس طرح رسول اللہ ﷺ الگ تھے۔ ایک اور مثال سے بھی اس حوالہ کے معنے کھل جاتے ہیں اور وہ اس طرح کہ حضرت مسیح موعود نے وفات مسیح کے متعلق جواب دیتے ہوئے اپنے مخالفوں کو کہا ہے کہ اگر تم اس مسئلہ کی بناء پر مجھ پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہو تو پھر فلاں فلاں گزشتہ علماء پر بھی یہ فتویٰ لگاؤ بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ پھر تو کل معتزلیوں کو کافر کہنا پڑے گا۔ اب کیا اس مشابہت کے یہ معنے ہیں کہ حضرت صاحب اپنے آپ کو معتزلی ظاہر کرتے تھے یا یہ کہ آپ مجدد نہ تھے بلکہ پہلے علماء کی طرح ایک عالم تھے لیکن ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ مطلب آپ کا نہیں بلکہ یہ ہے کہ اس خیال میں وہ میرے متفق تھے گو اتفاق کی مختلف وجوہ تھیں معتزلی اس لئے متفق نہیں کہ اس سے شرک لازم آتا ہے یا یہ کہ آیات قرآنیہ کے خلاف ہے بلکہ ان کا مسیح کو وفات شدہ خیال کرنا اصل میں صرف عقل سے بالا باتوں کے انکار کی وجہ سے تھا اسی لئے وہ سب ایسی باتوں کی تاویل کرتے تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں کہ مثنوی رومی والے ابن عربی صاحب اور مجدد الف ثانی صاحب بھی اس بات کے قائل تھے کہ دروازۂ نبوت کھلا ہے اور اس بات کی قائل تو حضرت عائشہؓ بھی تھیں۔ تبھی تو وہ فرماتی ہیں کہ لَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ پس اس کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ وہ سب لوگ نبی تھے نہ تو مثنوی والوں نے اپنے آپ کو نبی کہا ہے نہ ابن عربی صاحب اور مجدد صاحب نے اپنے آپ کو مبعوث نبی کہا ہے۔ ہاں یہ عقیدہ انہوں نے ضرور ظاہر کیا ہے کہ مسیح موعود نبی ہوگا اور وہ زمانہ نبوت کا زمانہ ہوگا۔ بلکہ مجدد صاحب تو اپنے درجہ کی بلندی کی وجہ ہی یہ بتاتے ہیں کہ میں مہدی کے زمانہ کے قریب ہوں پس رسول اللہ ﷺ کی شعاع نبوت جو اس پر پڑ رہی ہے اس کا اثر مجھ پر بھی پڑتا ہے اور اسی وجہ سے وہ پچھلے بزرگوں پر اپنے آپ کو فضیلت دیتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ اس حوالہ کو دوسرے حوالوں سے ملا کر معنے کرنے چاہئیں اور متشابہات کے ماتحت محکمات کو کرنا سخت گناہ ہے۔ اس بات کا انکار بار بار ہوتے ہوئے کہ اس امت میں آپ کے

صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی۔☆
اور جیسا کہ مَیں نے نمونہ کے طور پر بعض عبارتیں خدا تعالیٰ کی وحی کی اس رسالہ میں بھی لکھی ہیں اُن سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم کے مقابل پر خدا تعالیٰ میری نسبت کیا فرماتا ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی تیئیس ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اُس کی اِس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ اُس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے اِس لئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ یہ الفاظ میرے اُن لوگوں کو گوارا نہ ہوں گے جن کے دلوں میں حضرت مسیح کی محبت پرستش کی حد تک پہنچ گئی ہے مگر میں اُن کی پرواہ نہیں کرتا۔ میں کیا کروں کس طرح خدا کے حکم کو چھوڑ سکتا ہوں اور کس طرح اُس روشنی سے جو مجھے دی گئی تاریکی میں آ سکتا ہوں خلاصہ یہ کہ میری کلام میں کچھ تناقض نہیں مَیں تو خدا تعالیٰ کی وحی کا پیروی کرنے والا ہوں۔ جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں مَیں نے کہا اور جب مجھ کو اُس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اُسکے مخالف کہا۔ میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ بات یہی ہے جو شخص چاہے قبول کرے یا نہ کرے۔ میں نہیں جانتا کہ خدا نے ایسا کیوں کیا۔ ہاں میں اس قدر جانتا ہوں کہ آسمان پر خدا تعالیٰ کی غیرت عیسائیوں کے مقابل پر بڑا جوش مار رہی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مخالف وہ توہین کے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ قریب ہے کہ اُن سے آسمان پھٹ جائیں۔ پس خدا دکھلاتا ہے

☆ یاد [illegible] دعوے میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اُس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ایسا ہی میرا نام اُمّتی بھی رکھا ہے تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے۔ منہ

موضعُ لَبِنةٍ أعني المُنعَم عليه من هذه العمارةِ ..

خالی بود یعنی منعم علیہم

ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی یعنی منعم علیہم

فأراد اللّٰه أن يُتمّ النبأ ويُكمِل البناء باللبنة

پس خدا ارادہ کرد کہ پیشگوئی را بکمال رساند و خشت آخری بنا را

پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ

الأخيرة، فأنا تلك اللبنة أيها الناظرون .وكان

تمام کند۔ پس من ہماں خشت ہستم و چنانچہ

بنا کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں اور

عيسٰى عَلَمًا لبني إسرائيل وأنا عَلَمٌ لكم أيها

عیسیٰ نشانے برائے بنی اسرائیل بود ہمچناں من برائے شما اے تبہ کاران

جیسا کہ عیسیٰ بنی اسرائیل کے لئے نشان تھا ایسا ہی میں تمہارے لئے اے تبہ کارو

المفرطون .فسارِعوا إلى التوبة أيها الغافلون .

یک نشان ہستم پس اے غافلان بسوئے توبہ بشتابید

ایک نشان ہوں۔ پس اے غافلو! توبہ کی طرف جلدی کرو۔

وإنّي جُعِلْتُ فردًا أكمَلَ من الذين أُنعِمَ عليهم في

و من از گروہ منعم علیہم فرد اکمل کردہ شدم

اور میں منعم علیہم گروہ میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں

اس حساب سے جیسا کہ میں نے دو ہجری صدیوں کو پا لیا ہے۔ ایسا ہی دو عیسائی صدیوں

میرے مخالف حضرت عیسیٰ ابن مریم کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور چونکہ وہ نبی ہیں اس لئے ان کے آنے پر بھی وہی اعتراض ہوگا جو مجھ پر کیا جاتا ہے یعنی یہ کہ خاتم النبیین کی مہر ختمیت ٹوٹ جائے گی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ[۱] بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام **محمد** اور **احمد** رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مُہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی یعنی بہرحال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا نہ اور کوئی یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ تمہاری حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اس کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہوگا اور اس کے اہل بیت میں سے ہوگا☆ اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا۔ یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ روحانیت کے رو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوا ہوگا اور اسی کی روح کا روپ ہوگا اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان کیا یہاں تک کہ دونوں کے نام ایک کر دیئے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ کا یشوعا بروز تھا اور بروز

☆ **حاشیہ**: یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی اس کی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ سلمان منا اهل البيت على مشرب الحسن۔ میرا نام سلمان رکھا یعنی دو سِلم۔ اور سِلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی۔ ایک اندرونی کہ جو اندرونی بغض اور شحنا کو دور کرے گی دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت

[۱] الجمعة: ۴

میرے ساتھ اور میرے اندر موجود ہیں۔ اور ہندو مذہب میں جو ایک بھی اوتار ہے جس کا نام کرشن تھا
وہ بھی اس میں داخل ہے۔ افسوس کہ جیسے داؤد نبی پر شریر لوگوں نے فسق و فجور کی تہمتیں لگائیں
ایسی ہی تہمتیں کرشن پر بھی لگائی گئی ہیں اور جیسا کہ داؤد خدا تعالیٰ کا پہلوان اور بڑا بہادر تھا
اور خدا اس سے پیار کرتا تھا ویسا ہی آریہ ورت میں کرشن تھا۔ پس یہ کہنا درست ہے کہ
آریہ ورت کا داؤد کرشن ہی تھا اور اسرائیلی نبیوں کا کرشن داؤد ہی تھا۔ اور یہ بالکل صحیح ہے
کہ ہم کہیں کہ داؤد کرشن تھا یا کرشن داؤد تھا۔ کیونکہ زمانہ اپنے اندر ایک گردش دوری
رکھتا ہے اور نیک ہوں یا بد ہوں بار بار دنیا میں ان کے امثال پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور
اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز مقدس نبی گذر چکے ہیں ایک ہی شخص کے

وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں سو وہ میں ہوں۔ اسی طرح اس زمانہ میں تمام بدوں
کے نمونے بھی ظاہر ہوئے فرعون ہو یا وہ یہود ہوں جنہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر
چڑھایا۔ یا ابوجہل ہو سب کی مثالیں اس وقت موجود ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف
میں یاجوج ماجوج کے ذکر کے وقت اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

اسی طرح خدا تعالیٰ نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا کیونکہ خدا تعالیٰ کی میری نسبت
یہ وحی مقدس کہ جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء جس کے یہ معنے ہیں کہ خدا کا رسول تمام
نبیوں کے پیرایوں میں یہ چاہتی ہے کہ مجھ میں ذوالقرنین کے بھی صفات ہوں۔ کیونکہ
سورۃ کہف سے ثابت ہے کہ ذوالقرنین بھی صاحب وحی تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی
نسبت فرمایا ہے قلنا یا ذا القرنین۔ پس اس وحی الٰہی کی رو سے کہ جری اللّٰہ
فی حلل الانبیاء اس امت کے لئے ذوالقرنین میں ہوں۔ اور قرآن شریف میں مثالی
طور پر میری نسبت پیشگوئی موجود ہے مگر ان کے لئے جو فراست رکھتے ہیں۔ یہ تو ظاہر
ہے کہ ذوالقرنین وہ ہوتا ہے جو دو صدیوں کو پانے والا ہو۔ اور میری نسبت یہ
عجیب بات ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں نے جس قدر اپنے اپنے طور پر صدیوں کی تقسیم کر
رکھی ہے ان تمام تقسیموں کے لحاظ سے جب دیکھا جائے تو ظاہر ہوگا کہ میں نے ہر ایک
قوم کی دو صدیوں کو پا لیا ہے۔ میری عمر اس وقت تخمیناً ۷۶ سال ہے پس ظاہر ہے کہ
اس حساب سے جیسا کہ میں نے دو ہجری صدیوں کو پا لیا ہے۔ ایسا ہی دو عیسائی صدیوں

میرے مخالف حضرت عیسیٰ ابن مریم کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور چونکہ وہ نبی ہیں اس لئے ان کے آنے پر بھی وہی اعتراض ہوگا جو مجھ پر کیا جاتا ہے یعنی یہ کہ خاتم النبیین کی مہر خصیت ٹوٹ جائے گی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ اور نہ اس سے مہر خصیت ٹوٹتی ہے کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مُہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی یعنی بہرحال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا نہ اور کوئی یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینۂ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ تمہاری حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اس کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہوگا اور اس کے اہل بیت میں سے ہوگا☆ اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا۔ یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ روحانیت کے رو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوا ہوگا اور اسی کی روح کا روپ ہوگا اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان کیا یہاں تک کہ دونوں کے نام ایک کر دیئے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ کا یشوعا بروز تھا اور بروز

☆ **حاشیہ** یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی اس کی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ سلمان منا اهل البيت على مشرب الحسن۔ میرا نام سلمان رکھا یعنی دو سلم۔ اور سِلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی۔ ایک اندرونی کہ جو اندرونی بغض اور شحنا کو دور کرے گی دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت

دور کرے گی دوسری پیروی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت

شخص کے نام ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ ہے وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ [1] یعنی آنحضرتؐ کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔ بہر حال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا و اخرین من الامّة بلکہ یہ فرمایا و اخرین منهم اور ہر ایک جانتا ہے کہ منهم کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف راجع ہے۔ لہٰذا وہی فرقہ منهم میں داخل ہو سکتا ہے جس میں ایسا رسول موجود ہو کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے اور خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس[26] برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں **محمد** اور **احمد** رکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز قرار دیا ہے اسی وجہ سے براہین احمدیہ میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرمادیا ہے قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰهُ اور نیز فرمایا ہے کلّ برکة من محمّد صلی اللّٰه علیه وسلم فتبارک من علّم وتعلّم اور اگر کوئی یہ کہے کہ کس طرح معلوم ہوا کہ حدیث لو کان الایمان معلّقًا بالثریّا لناله رجل من فارس اس عاجز کے حق میں ہے اور کیوں جائز نہیں کہ اُمت محمدیہ میں سے کسی اور کے حق میں ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ براہین احمدیہ میں بار بار اس حدیث کا مصداق

(۱) محمد ثانی آپ یعنی حضرت مسیح موعود دو محمدوں میں سے دوسرے اور آخری محمد تھے۔ جیسے کہ فرمایا

"پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جسکا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا کیونکہ یہ محمد ثانی اسی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۵)

پھر فرمایا "اس تقریر سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچ گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں یا۔ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور سے پورا ہوا" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴ حاشیہ)

(۲) احمد ثانی۔ آپ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام دو احمدوں میں سے دوسرے اور آخری احمد تھے جیسے کہ فرمایا۔

"پس اللہ تعالیٰ نے اس قول میں والحمد للہ الاولیٰ والآخرۃ دو احمدوں کی طرف اشارہ ہے اور ان دونوں کو اپنی نعماء مشکورہ میں سے ٹھہرایا ہے اول احمد تو احمد مجتبےٰ اور محمد مصطفےٰ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرا احمد احمد آخر الزمان ہے جسکا نام خدا کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود رکھا گیا ہے۔" (اعجاز المسیح صفحہ ۱۳۵)

پھر فرمایا "پس حاصل کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صدر اسلام اور آخر زمان میں دو احمد پیدا کئے اور انکی طرف اشارہ کیا بتکرار لفظ حمد سے اول اور آخر فاتحہ میں اہل اسلام کے لئے اور ایسا ہی کیا تا نصرانیوں پر رد کرے اور آسمان سے دو احمدوں کو نازل فرمایا۔ تا کہ وہ دونوں دیواروں کی طرح اولین اور آخرین کی جماعت کے لئے ہوں۔" (اعجاز المسیح صفحہ ۱۴۴)

(۳) بدر ثانی۔ آپ دو بدروں میں سے دوسرے اور آخری بدر تھے جیسے کہ فرمایا:۔

"اور خدا تعالیٰ کے اس قول میں کہ ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ۔ بینا دونوں طرح اس آیت میں نگاہ کر کیونکہ یہ آیت یقیناً دو بدر پر دلالت کرتی ہے اول وہ بدر جو پہلوں کی نصرت کے لئے گزرا۔ اور دوسرا وہ بدر جو پچھلوں کے لئے ایک نشان ہے × × × × × اس آیت کے دو رخ ہیں اور نصرت دو نصرتیں اور بدر دو بدر ہیں۔ ایک بدر گذشتہ

کیا جاویگا اور لوگوں کا حشر کیا جاویگا"

یہاں تک تو میں نے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے نزدیک بنصوص قرآنیہ و حدیثیہ و دیگر کتب سابقہ کے یہ زمانہ آخری زمانہ ہے اور نیز یہ کہ مسیح موعود کے زمانہ کے بعد اور کوئی زمانہ نہیں۔

آخری سب سے مسیح موعود ہے

اسکے بعد میں اب ضروری خیال کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے یہ دکھاؤں کہ حضرت مسیح موعود نبیوں میں سے سب سے آخری نبی۔ آخری مسیح آخری آدم۔ آخری مجدد۔ آخری مصلح۔ آخری خلیفہ۔ آخری امام۔ آخری اینٹ آخری کرسی آخری راہ۔ آخری نور ہیں۔ حضرت مسیح موعود چونکہ کئی معنوں سے آخری ہیں اسلئے یہ ضروری ہے کہ اس امر کو خوب واضح کر دیا جاوے چنانچہ میں حضرت مسیح موعود کے آخری ہونے کو پانچ باتوں میں تقسیم کرتا ہوں۔

(۱) یہ کہ حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے کہ آپکے بعد وہ موعود مسیح موعود و مہدی اب کبھی نہیں آئے گا۔

(۲) یہ کہ حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے کہ آپ دو میں سے دوسرے تھے

(۳) یہ کہ مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے کہ آپ کی بعثت آخری زمانہ میں ہوئی

(۴) یہ کہ حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے کہ آپ پر تمام کمالات کا خاتمہ کیا گیا۔

(۵) یہ کہ حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے جن سے آپکا صاحب مہر یعنی صاحب افاضہ ہونا ثابت ہوتا ہے یعنی آپکی خلیفت میں ولایت اور خلافت حاصل ہو سکتی ہے جیسا کہ آنحضرت صلعم کی خلیفت میں نبوت و رسالت حاصل ہو سکتی تھی یعنے باوجود آپکے آخری ہونے کے آپکی نبوت ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں۔

پس یہ پانچ امور ہیں۔ جنکو میں علیحدہ علیحدہ طور سے لیکر انشاء اللہ العزیز ثابت کرونگا کہ حضرت مسیح موعود پر نبی آخر الزمان کا اطلاق کیسے صاف طور سے پایا جاتا ہے میں اس مضمون میں زیادہ تر حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے ہی حوالے درج کرونگا۔

وعدہ کا آخری مسیح و مہدی

(امر اول) حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے کہ آپ کے بعد وہ موعود مسیح و مہدی موعود مہدی نہیں آئیگا۔ جیسے کہ

بسم اللہ

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون

رسالہ

تشحیذ الاذہان

مرتبہ۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۱۶ء

مطابق ۔ ربیع الثانی ۱۳۳۴ھ

فہرست مضامین

نبی آخر الزمان — میاں محمد سعید صاحب سعدی لاہور — ۱-۳۲

قیمت سالانہ عوام [illegible] سے طلباء [illegible] سے غیر ممالک سے [illegible]

باہتمام [illegible] ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا [illegible]

کیا قادیانی حضرات مرزا صاحب کو آخری نبی مانتے ہیں ؟

فأراد اللّٰه أن يُتمّ النبأ ويُكمِل البناء باللبنة

پس خدا ارادہ کرد کہ پیشگوئی را بکمال رساند و خشت آخری بنا را

پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ

الأخيرة، فأنا تلك اللبنة أيها الناظرون. وكان

تمام کند۔ پس من ہماں خشت ہستم و چنانچہ

بنا کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں اور

عيسٰى عَلَمًا لبني إسرائيل وأنا عَلَمٌ لكم أيها

عیسیٰ نشانے برائے بنی اسرائیل بود ہمچناں من برائے شما اے تبہ کاران

جیسا کہ عیسیٰ بنی اسرائیل کے لئے نشان تھا ایسا ہی میں تمہارے لئے اے تبہ کارو

کیا قادیانی حضرات مرزا صاحب کو آخری نبی مانتے ہیں ؟

مگر بایں ہمہ موسوی سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا۔ جو موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں پیدا ہوا۔ ایسا ہی میں بھی خاندان قریش میں سے نہیں ہوں اور چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں اور سب سے آخر ہوں۔

(۱۴) چودھویں خصوصیت یسوع مسیح میں یہ تھی کہ وہ باپ کے نہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے نہ تھا۔ مگر بایں ہمہ موسوی سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا۔ جو موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں پیدا ہوا۔ ایسا ہی میں بھی خاندان قریش میں سے نہیں ہوں اور چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں اور سب سے آخر ہوں۔ (۱۵) پندرھویں خصوصیت حضرت مسیح میں یہ تھی کہ اُن کے عہد میں دنیا کی وضع جدید ہوگئی تھی۔ سڑکیں ایجاد ہوگئی تھیں۔ ڈاک کا عمدہ انتظام ہوگیا تھا۔ فوجی انتظام میں بہت صلاحیت پیدا ہوگئی تھی اور مسافروں کے آرام کے لئے بہت کچھ باتیں ایجاد ہوگئی تھیں اور پہلے کی نسبت قانون معدلت نہایت صاف ہوگیا تھا۔ ایسا ہی میرے وقت میں دنیا کے آرام کے اسباب بہت ترقی کر گئے ہیں۔ یہاں تک کہ ریل کی سواری پیدا ہوگئی جس کی خبر قرآن شریف میں پائی جاتی ہے۔ باقی امور کو پڑھنے

روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

کیا قادیانی حضرات مرزا صاحب کو آخری نبی مانتے ہیں ؟

وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے **سنّت** ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کر کے دکھلائیں مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر لیکن سنّت نے سب کچھ کھول دیا ہے یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنّت اور حدیث

روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

کیا قادیانی حضرات مرزا صاحب کو آخری نبی مانتے ہیں ؟

خدا اُن کو اُن کی تدبیروں میں نامراد رکھے گا۔ یہ ارادہ الٰہی اس غرض سے ہے کہ اگرچہ قتل ہونا
مومن کے لئے شہادت ہے۔ لیکن عادت اللہ اسی طرح ہے کہ دو قسم کے مرسل من اللہ قتل نہیں ہوا
کرتے۔ (۱) ایک وہ نبی جو سلسلہ کے اول پر آتے ہیں جیسا کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت موسیٰ اور

﴿۶۸﴾

سلسلہ محمدیہ میں ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲) دوسرے وہ نبی اور مامور من اللہ جو
سلسلہ کے آخر میں آتے ہیں جیسے کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سلسلہ محمدیہ میں یہ
عاجز۔ یہی راز ہے کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف میں **یعصمک اللہ**
کی بشارت ہے۔ ایسا ہی اس خدا کی وحی میں میرے لئے **یعصمک اللہ** کی بشارت ہے۔ اور

روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

ہی دیا مگر پھر بھی وہ اٰمَنُوْا میں شامل ہیں کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے سب نبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ بلکہ ہم تو عیسائیوں اور غیر احمدیوں کے مقابلہ میں بھی غیر احمدیوں کو اَھْدٰی قرار دیتے ہیں نہ کہ مسیحیوں کو کیونکہ غیر احمدی ایمان کے جس درجہ پر ہیں گو وہ ان کو مسلمان نہ بناتا ہو مگر مسیحیوں سے بہر حال ہزار درجہ بہتر ثابت کرتا ہے کیونکہ غیر احمدی صرف آخری مامور کے منکر ہیں۔ حالانکہ مسیحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے بھی منکر ہیں۔ اسی طرح مسیحی اور یہودی مذہب کے مقابلہ میں ہم یہودیوں کو بھی مسیحیوں سے اَھْدٰی نہ کہیں گے کیونکہ وہ حق کے قبول کرنے میں یہودیوں کی نسبت مسلمانوں کے قریب ہیں۔ غرض جس جس قدر کوئی شخص ایمان کی باتوں کو زیادہ مانتا ہے خواہ وہ مسلمان نہ بھی ہو، ہم تب بھی اس سے کم درجہ کے انسان سے اسے اَھْدٰی ہی یقین کرتے ہیں۔

باقی رہا سزا جزاء کا معاملہ وہ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور یہ اس کا کام ہے اس میں دخل دینے والا انسان احمق اور نادان ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے سزا دے۔ ہاں اس نے کچھ قواعد مقرر کئے ہوئے ہیں جو کچھ ظاہری ہیں اور کچھ باطنی۔ باطن کی نسبت ہم نہیں جانتے کہ وہ کس پر منطبق ہو سکتے ہیں۔ البتہ ظاہری قواعد پر ہم کسی کو پرکھ سکتے ہیں۔ لیکن جزاء وسزا کا فیصلہ اندرونی خیالات، حالات اور اعتقادات وغیرہ پر ہی ہوگا، اس لئے کسی کی نسبت جہنمی یا بہشتی ہونے کا فیصلہ ہم نہیں کر سکتے۔ ممکن ہے کہ ایک مسلمان ہو مگر اعمال سے ایسا گرا ہوا ہو کہ جہنم کے قابل ہو اور ممکن ہے ایسا کافر ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اس تک نہ پہنچا ہو مگر اس کے اعمال بتاتے ہوں کہ اگر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنتا تو ضرور مان لیتا۔ اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو موقع دیا جائے گا ہو سکتا ہے کہ وہ شخص اس وقت مان کر بہشت میں داخل ہو جائے۔ اسی طرح ممکن ہے کہ ایک احمدی گنہگار سزا پا جائے لیکن ایک غیر احمدی جو مسیح موعود کے نام سے بھی ناواقف ہے وہ دوبارہ موقع دیا جانے پر ہدایت قبول کر کے انعام الٰہی کا وارث ہو جائے۔

پس کفر و اسلام کے متعلق فتویٰ دینا بہت مشکل ہے۔ جب تک غیر مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوؤں کی تاویلیں کرتے ہیں اور انکار نہیں کرتے اور جب تک کوئی ایسا مامور من اللہ نہیں آتا جس کا انکار کفر ہو اور یہ اس کا انکار نہیں کرتے تب تک

سے نکل آیا۔

اسکا جواب یہ ہے کہ اوپر بتایا جاچکا ہے کہ اس امت میں سے نبی صرف وہ شخص ہو سکتا ہے۔ جو آنحضرت کا مظہر اتم اور ظل اکمل اور اسکا ایسا عکسی آئینہ ہو جس میں ذرہ بھی غیریت باقی نہ ہو۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اس حدیث میں لا بعدی کا لفظ صرف انہیں کی نفی کرتا ہے جن میں غیریت پائی جاتی ہے لیکن جس شخص میں قطعاً کچھ غیریت باقی نہ رہی ہو۔ اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں پورا پورا فنا ہو چکا ہو۔ وہ نہ غیر دل میں داخل ہے۔ اور نہ اس حدیث سے اسکی نفی ہوتی ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ کوئی شخص مظہر اتم اور ظل اکمل نہیں کہلا سکتا جب تک اس میں شائبہ غیریت موجود ہو۔ اور اوپر ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ ظل اکمل صرف ایک ہی ہو سکتا ہے جو مسیح موعود ہے۔ جیسا کہ حدیثوں سے ثابت ہے۔ اور اسکے بارے میں آیا ہے کہ اسمہ اسمی ویدفن معی فی قبری۔

یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لا نبی بعدی فرما کر دو قسم کے لوگوں کی نفی فرمائی ہے۔ ایک وہ جو آنحضرت کی ظلیت سے بالکل محروم ہوں۔ کیونکہ ایسے لوگ بالکل بیگانے اور غیر محض ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ جن میں ظلیت پائی تو جاتی ہے۔ لیکن اتم و اکمل طور پر نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ یہ لوگ بھی غیریت سے ملوث اور حظیرہ عینیت و اتحاد نام سے باہر ہوتے ہیں۔ غرض اس حدیث کے رو سے بھی متعین ہو گیا۔ کہ اس امت میں نبی صرف ایک ہی آسکتا ہے جو مسیح موعود ہے۔ اور قطعاً کوئی نہیں آسکتا۔ جیسا کہ دیگر احادیث پر نظر کرنے سے یہ امر محقق ہو چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مسیح موعود کا نام نبی اللہ رکھا ہے اور کسی کو یہ نام ہرگز نہیں دیا۔

اور چونکہ امت محمدیہ میں آنیوالا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کو ہی دنیا میں تازہ کرنے والا ہے ورنہ وہ ظلی نبی نہیں کہلا سکتا۔ اسلئے ضروری ہے کہ وہ آپکا خلیفہ ہو۔ اور چونکہ وہ آنیوالا نبی خاتم ظلیت ہے۔ جس کے معنے ہیں کہ وہ تمام کمالات ظلیہ محمدیہ پر محیط ہے۔ اور آئندہ کے لئے کوئی کمال اس سے الگ رہ کر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے معلوم ہوا۔ کہ وہ خاتم الخلفاء بھی ہو گا جیسا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ فروری ۱۹۱۶ء

نبی آخر الزمان علیہ السلام

یہ مضمون اس نقطۂ خیال سے پڑھنا چاہیے۔ کہ اللہ کے نزدیک مسیح موعود ہمارے امام وہادی کا کیا درجہ ہے کیونکہ آپکے درجہ پہچاننے ہی میں ہماری تمام ترقیات مرکوز ہیں۔ اس مضمون کے بعض حصص سے یہ نتیجہ نکالنا کہ آئندہ کوئی نبی نہیں آئیگا قبل از وقت ہے بہرحال جو کچھ ہے وہ مسیح موعود کا کلام ہے میاں محمد سعید صاحب کی ذاتی رائے نہیں اسلئے جو صاحب ناک بھوں چڑھائیں یا ہمیں غالی قرار دیں وہ پہلے اپنے ایمان کی فکر کریں۔ (ایڈیٹر)

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت مضمون کا لکھنا جیسا اہم اور پر شوکت ہے ویسا ہی دلچسپ بھی ہے کیونکہ سابقین میں سے بعض نے بغیر کسی سند شرعی یا نص صریح کے نبی آخر الزمان کے نام کا مستحق حضرت خاتم النبیین سید ولد آدم حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو قرار دیا ہے۔ بیشک اس نام کا تحقق آنحضرت صلعم پر اس صورت میں نہیں ہو سکتا جب کہ اس نام کو آپکی پہلی بعثت (جو کہ پانچویں ہزار میں ہوئی) کی طرف منسوب کیا جائے۔ ہاں اس نام کے پورے مستحق حضرت مسیح موعود ہیں۔ نہ اسلئے کہ آپ کوئی مستقل یعنی براہ راست یا حقیقی یعنی صاحب شریعت نبی تھے یا نعوذ باللہ آپ آنحضرت صلعم کے مقابل کھڑے ہو کر اس نام کے مستحق ہیں۔ بلکہ یہ سب اسلئے کہ آنحضرت

تحقیق اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کا ثبوت متحقق نہیں ہو سکتا جبتک کہ اس امت کا کمال ثابت نہ ہو اور اسکے سوا کوئی دعویٰ کرنا عقلمندوں کے نزدیک بلا دلیل ہے اور اس کامل فرد پر نبوت کے ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ نبوت کے تمام کمالات اس فرد پر ختم ہو گئے اور سب کمالات میں اس نبی کا کمال انتہا میں ہوتا ہے جو یہ ثابت نہیں ہو سکتا جبتک کہ کوئی نمونہ اسکی امت میں نہ پایا جائے۔

محمدی ختم نبوت کا چوتھا نشان آنحضرت صلعم کی مہر سے تمام نبوتیں تصدیق پاتی ہیں دوسرے انبیاء کی نبوتیں محتاج تصدیق ہیں۔

حوالہ نمبر ۴۲ (الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

ختم نبوت کے معنے یہ ہیں کہ آنحضرت کی مہر تصدیق کے بغیر کوئی نبی نہیں ہو سکتا

آنحضرت صلعم کی ختم نبوت کے یہ معنے ہیں کہ جمیع کمالات نبوت و رسالت آپ پر ختم ہو گئے ہیں اور ایک یہ بھی کہ جیسے بادشاہ کی مہر کے بغیر کوئی حکم نہیں ہو سکتا اسی طرح آنحضرت صلعم کی مہر کے بغیر کوئی نبوت سے استفادہ نہیں کر سکتا۔

حوالہ نمبر ۴۳ (الحکم ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۹)

خاتم النبیین کے معنے ایسا نبی جس کی مہر سے تمام نبوتیں سند پاتی ہیں۔

خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں کہ آپکی مہر کے بغیر کسی کی نبوت تصدیق نہیں ہو سکتی ہے۔ جب مہر لگ جاتی ہے۔ تو وہ کاغذ سند ہو جاتا ہے اور مصدقہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح آنحضرت صلعم کی مہر اور تصدیق جس نبوت پر نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے۔

نوٹ۔ ان حوالوں سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس امت میں سوائے مسیح موعود کے اور کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سوائے مسیح موعود کے اور کسی فرد کی نبوت پر آنحضرت صلعم کی تصدیقی مہر نہیں ہے اگر بغیر تصدیقی مہر آنحضرت صلعم کے اور کسی کو بھی نبی قرار دیا جائے تو اسکے دوسرے معنے یہ ہونگے کہ وہ نبوت صحیح نہیں ہم ذیل میں ایک حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم کی مہر تصدیق کے بغیر دوسرے تمام نبیوں کی بھی نبوت صحیح نہیں ٹھہر سکتی حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"جسکا نام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے حضرت عیسیٰ کی نبوت کو بھی اسی کے وجود سے رنگ اور روشنی ہے ورنہ حضرت مسیح موعود کی نبوت پر اگر گذشتہ یہ مضمون کو الگ کر کے کہیں تو وہ ثبوت لگا جائے تو ایک ذرہ کے برابر بھی ثبوت نہیں مل سکتا۔" تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸۹